حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت معُوذ بن حارث رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا۔ آپ مکہ میں بیعتِ عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔ اسی طرح آپ اپنے دو بھائیوں سمیت جنگ بدر میں شامل ہوئے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔۔ جنگ بدر میں ابو جہل کے قتل میں حضرت معوذ اور آپ کے بھائی حضرت معاذ کا بڑا ہاتھ تھا۔

ابو جہل کے قتل کے بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انسان بعض چیزوں کو اپنے لئے فخر کی بات سمجھتا ہے حالانکہ وہی چیز اس کی ہلاکت کا موجب بن جاتی ہے۔ جنگ بدر کے وقت پر کفارِ مکہ کو یقین تھا کہ اب وہ مسلمانوں کو تباہ کر کے ہی پیچھے ہٹیں گے۔ لیکن اسی ابو جہل کو مدینہ کے دو لڑکوں نے قتل کر دیا۔ مدینہ والوں کو مکہ والے بہت ادنیٰ سمجھتے تھے۔ اس طرح وہ عید جو ابو جہل منانا چاہتا تھا وہی عید اس کیلئے ماتم ہو گئی۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابیؓ بن کعب رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر فرمایا۔آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا۔آپ ۷۰ اور لوگوں سمیت بیعتِ عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔آپ اسلام سے قبل بھی لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔اسلام قبول کرنے کے بعد آپ کو رسول اللہ صلعم کی وحی لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔آپ تمام غزوات میں رسول اللہ صلعم کے ہمراہ تھے۔

آپعلوم قرآن کے ماہر تھے۔رسول اللہ صلعم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میری امت کے سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں۔اسی طرح حضرت ابیؓ ان چار آدمیوں میں سے تھے جن کے متعلق رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا کہ اگر کسی نے قرآنِ کریم سیکھنا ہے تو ان سے سیکھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے صحابہ میں چار شخص تھے جنہوں نے سارا قرآن رسول اللہ صلعم سے سیکھا اور ان کا یہ کام تھا کہ آگے قرآن اور لوگوں کو سکھایا۔ان اساتذہ کے نام مندرجہ ذیل ہیں: حضرت

عبداللہ بن مسعود، حضرت ابو حذیفہ۔ حضرت معاذ بن جبل۔ حضرت

ابی بن کعب۔

ایک روایت میں ذکر آتا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلعم نے حضرت ابیؓ سے فرمایا

کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو قرآن سناؤں۔ حضرت ابیؓ نے عرض

کیا کہ کیا میرا نام لیا تھا۔ آپ صلعم نے فرمایا ہاں۔ حضرت ابیؓ نے پھر

پوچھا کہ کیا دونوں جہانوں کے پالنے والوں کے ہاں میرا ذکر ہوا۔ آپ صلعم نے فرمایا

ہاں۔ حضرت ابیؓ بنکعب یہسن کر رو پڑے۔ اللہ تعالٰی کے حکم کے مطابق اپنی زندگی کے

آخری سال میں رسول اللہ صلعم نے سارا قرآنحضرت ابیؓ کو پڑھ کر سنایا۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میری امت میں سب سے رحمدل

حضرت ابو بکر ہیں۔ خدا کے دین کے بارہ میں سب سے سخت حضرت عمر ہیں۔

حیا میں سب سے بڑھے ہوئے حضرت عثمان ہیں۔ حلال و حرام کی پہچان میں

حضرت معاذ بن جبل سب سے بہتر ہیں۔ فرائض کی پہچان میں سب سے بڑھ

کر حضرت زید بن ثابت ہیں۔ قرآنکریم کی قرأت کے جاننے والوں میں سب سے زیادہ

علم والے حضرت ابی بن کعب ہیں۔ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ میری امت کے

امین حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت ابیّ بن کعب بغیر جھجک کے رسول اللہ صلعم سے سوال کرتے تھے اور رسول اللہ صلعم بھی آپ کی تعلیم کی طرف غیر معمولی توجہ دیتے تھے۔ ایک واقعہ کا ذکر آتا ہے کہ ایک مرتبہ نمازِ فجر کی تلاوت کے دوران رسول اللہ صلعم ایک آیت پڑھنا بھول گئے۔ نماز کے بعد رسول اللہ صلعم نے صحابہ سے پوچھا کہ کیا کسی نے میری قرأت پر خیال کیا تھا۔

صحابہ خاموش رہے۔ آپ صلعم نے دریافت فرمایا کہ کیا حضرت ابی موجود

ہیں۔ اس پر حضرت ابیّ نے عرض کیا کہ آپ نے فلاں آیت نہیں پڑھی۔ کیا

یہ منسوخ ہو گئی ہے یا آپ پڑھنا بھول گئے تھے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ نہیں میں پڑھنا

بھول گیا تھا۔ میں جانتا تھا کہ تمہارے سوا اس کا خیال کسی کو نہ آیا ہو گا۔

ایک مرتبہ حضرت عمر نے رمضان کی ایک رات دیکھا کہ بعض لوگ مسجد

میں اکیلے نماز پڑھ رہے تھے جبکہ بعض چھوٹی جماعتوں میں نماز ادا کر رہے تھے۔

یہ دیکھ کر حضرت عمر نے فرمایا کہ ان سب کو ایک امام کی اقتدا میں اکٹھا کر دینا

بہتر ہو گا۔ اور پھر آپ نے ان کو حضرت ابی بن کعب کی اقتدا میں اکٹھا کر دیا۔

حضرت عمر کے دور میں مجلسِ شوریٰ کا انعقاد ہوا۔ حضرت ابیؓ بھی اس کے ممبر تھے۔ رسول اللہ صلعم کے صحابہ حضرت ابیؓ سے احادیث کا علم سیکھتے تھے۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپکے علم و معرفت کے متعدد واقعات بیان کئے۔ اسی طرح حضرت عثمان کے دور میں جمع قرآن کی کمیٹی نے آپ کی سربراہی میں کام کیا۔